روزنامہ الحیات

22-08-2024

اردو ہندوستان کے متنوع کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں توسیعی خطبہ سے شمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبت

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: اسکول برائے السنہ لسانیات و ہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک توسیعی خطبہ بہ عنوان "ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری" کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور جناب شمیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گہرا رشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے ہیں۔ جناب شمیم طارق نے عہد قدیم سے دور حاضر تک کے شعراء کے کلام میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نشاندہی کی۔ پروفیسر

سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ اردو اور مشترکہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متنوع رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ دکنی شعراء نے ہندی و سنسکرت کے علاوہ دیگر علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن وسیع کیا۔ جگنو بھی سنسکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد ہے جو آج اردو کے ہو گئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد متنوع ملک ہے اور اس کے متنوع کلچر کی مکمل نمائندگی اردو زبان کرتی ہے۔ ابتداء میں پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر کی۔ انھوں نے جناب شمیم طارق کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ممبئی سے مانو کیمپس حیدرآباد تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبۂ اردو اور پروگرام کے کوآرڈینیٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کیں اور ہندوستان میں لنگوا فرینکا بن گئی۔ جلسے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر فیروز عالم، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو نے کی اور اظہار تشکر کا فریضہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ فارسی نے ادا کیا۔

Asre Hazir 22-8-2024

اردو ہندوستان کے متنوع کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں توسیعی خطبہ سے شمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبت

حیدرآباد، 21 اگست (پریس نوٹ) اسکول برائے السنہ لسانیات و ہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک توسیعی خطبہ بہ عنوان "ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری" کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور جناب شمیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گہرا رشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے ہیں۔ جناب شمیم طارق نے عہد قدیم سے دورِ حاضر تک کے شعرا کے کلام میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نشاندہی کی۔ پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ اردو اور مشترکہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متنوع رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ دکنی شعرا نے ہندی و سنسکرت کے علاوہ دیگر علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن وسیع کیا۔ جگنو بھی سنسکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد ہے جو آج اردو کے ہو گئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد متنوع ملک ہے اور اس کے متنوع کلچر کی مکمل نمائندگی اردو زبان کرتی ہے۔ ابتداء میں پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات

وہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر کی۔ انھوں نے جناب شمیم طارق کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ممبئی سے مانو کیمپس حیدرآباد تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبۂ اردو اور پروگرام کے کوآرڈنیٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کیں اور ہندوستان میں لنگوا فرینکا بن گئی۔ جلسے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طلبہ وطالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر فیروز عالم، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو نے کی اور اظہارِ تشکر کا فریضہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ فارسی نے ادا کیا۔

اردو ہندوستان کے متنوع کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں توسیعی خطبہ سے شمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبت

حیدرآباد، 21/ اگست (پریس نوٹ) اسکول برائے السنہ لسانیات و ہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک توسیعی خطبہ بہ عنوان ''ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری'' کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور جناب شمیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گہرا رشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے ہیں۔ جناب شمیم طارق نے عہد قدیم سے دورِ حاضر تک کے شعرا کے کلام میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نشاندہی کی۔

پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ اردو اور مشترکہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متنوع رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ دکنی شعرا نے ہندی و سنسکرت کے علاوہ دیگر علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن وسیع کیا۔ جگنو بھی سنسکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد ہے جو آج اردو کے ہو گئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد متنوع ملک ہے اور اس کے متنوع کلچر کی مکمل نمائندگی اردو زبان کرتی ہے۔

ابتداء میں پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر کی۔ انھوں نے جناب شمیم طارق کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ممبئی سے مانو کیمپس حیدرآباد تشریف لائے۔

اس موقع پر صدر شعبۂ اردو اور پروگرام کے کوآرڈینیٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی منزلیں طئے کیں اور ہندوستان میں لنگوا فرینکا بن گئی۔

جلسے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طلباء و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر فیروز عالم، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو نے کی اور اظہارِ تشکر کا فریضہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ فارسی نے ادا کیا۔

22-8-2024 Anwar-e-Qaum

اردو ہندوستان کے متنوع کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں توسیعی خطبہ سے شمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبت

حیدرآباد، 21/اگست (پریس نوٹ) اسکول برائے السنہ لسانیات و ہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک توسیعی خطبہ بہ عنوان ''ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری'' کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور جناب شمیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گہرا رشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے ہیں۔ جناب شمیم طارق نے عہد قدیم سے دورِ حاضر تک کے شعرا کے کلام میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نشاندہی کی۔ پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ ا مشترکہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔

Pasban, 22-08-2024

اردو ہندوستان کے متنوع کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں توسیعی خطبہ سے شمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبت

حیدرآباد، 21/ اگست (پریس نوٹ) اسکول برائے السنہ لسانیات و ہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک توسیعی خطبہ بہ عنوان ''ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری'' کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور جناب شمیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گہرا رشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے ہیں۔ جناب شمیم طارق نے عہد قدیم سے دورِ حاضر تک کے شعرا کے کلام میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نشاندہی کی۔ پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ اردو اور مشترکہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متنوع رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ دکنی شعرا نے ہندی و سنسکرت کے علاوہ دیگر علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن وسیع کیا۔ جگنو بھی سنسکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد ہے جو آج اردو کے ہو گئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد متنوع ملک ہے اور اس کے متنوع کلچر کی مکمل نمائندگی اردو زبان کرتی ہے۔ ابتداء میں پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر کی۔ انھوں نے جناب شمیم طارق کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ممبئی سے مانو کیمپس حیدرآباد تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبۂ اردو اور پروگرام کے کوآرڈینیٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی منزلیں طئے کیں اور ہندوستان میں لنگوا فرینکا بن گئی۔ جلسے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طلباء و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر فیروز عالم، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو نے کی اور اظہارِ تشکر کا فریضہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ فارسی نے ادا کیا۔

Sahafi-e-Deccan 22-8-2024

اردو ہندوستان کے متنوع کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں توسیعی خطبہ سے شمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبت

حیدرآباد، 21/ اگست (پریس نوٹ) اسکول برائے السنہ لسانیات و ہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک توسیعی خطبہ بہ عنوان ''ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری'' کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور جناب شمیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گہرا رشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے ہیں۔ جناب شمیم طارق نے عہد قدیم سے دورِ حاضر تک کے شعرا کے کلام میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نشاندہی کی۔ پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ اردو اور مشترکہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متنوع رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ دکنی شعرا نے ہندی و سنسکرت کے علاوہ دیگر علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن وسیع کیا۔ جگنو بھی سنسکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد ہے جو آج اردو کے ہو گئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد متنوع ملک ہے اور اس کے متنوع کلچر کی مکمل نمائندگی اردو زبان کرتی ہے۔ ابتداء میں پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر کی۔ انھوں نے جناب شمیم طارق کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ممبئی سے مانو کیمپس حیدرآباد تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبۂ اردو اور پروگرام کے کوآرڈینیٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی منزلیں طئے کیں اور ہندوستان میں لنگوا فرینکا بن گئی۔ جلسے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طلباء و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر فیروز عالم، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو نے کی اور اظہارِ تشکر کا فریضہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ فارسی نے ادا کیا۔

22 AUG 2024

راشٹریہ سہارا

اردو ہندوستان کے متنوع کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں توسیعی خطبہ سے شمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبت

حیدرآباد، 21 / اگست (پریس نوٹ) اسکول برائے السنہ لسانیات وہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک توسیعی خطبہ بہ عنوان ”ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری“ کا

انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور جناب شمیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گہرا رشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے ہیں۔ جناب شمیم طارق نے عہد قدیم سے دور حاضر تک کے شعرا کے کلام میں ہندوستانی تہذیب وثقافت کی نشاندہی کی۔ پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ اردو اور مشترکہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متنوع رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ دکنی شعرا نے ہندی وسنسکرت کے علاوہ دیگر علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن وسیع کیا۔ جگنو بھی سنسکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد ہے جو آج اردو کے ہوگئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد متنوع ملک ہے اور اس کے متنوع کلچر کی مکمل نمائندگی اردو زبان کرتی ہے۔ ابتداء میں پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر کی۔ انھوں نے جناب شمیم طارق کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ممبئی سے مانو کیمپس حیدرآباد تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبۂ اردو اور پروگرام کے کوآرڈینیٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کیں اور ہندوستان میں لنگوا فرینکا بن گئی۔ جلسے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طلبا وطالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر فیروز عالم، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو نے کی اور اظہار تشکر کا فریضہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ فارسی نے ادا کیا۔

رہنمائے دکن

اردو ہندوستان کے متنوع کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں توسیعی خطبہ سے شمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبت

حیدرآباد، 21 اگست) پریس نوٹ (اسکول برائے السنہ لسانیات وہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک توسیعی خطبہ بہ عنوان ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور جناب شمیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو

تہذیب میں بڑا گہرا رشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے ہیں۔ جناب شمیم طارق نے عہد قدیم سے دور حاضر تک کے شعرا کے کلام میں ہندوستانی تہذیب وثقافت کی نشاندہی کی۔ پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ اردو اور مشترکہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔

اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متنوع رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ دکنی شعرا نے ہندی وسنسکرت کے علاوہ دیگر علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن وسیع کیا۔ جگنو بھی سنسکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد ہے جو آج اردو کے ہوگئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد متنوع ملک ہے اور اس کے متنوع کلچر کی مکمل نمائندگی اردو زبان کرتی ہے۔ ابتدا میں پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات وہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر کی۔ انھوں نے جناب شمیم طارق کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ممبئی سے مانو کیمپس حیدرآباد تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبہ اردو اور پروگرام کے کوآرڈینیٹر پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کیں اور ہندوستان میں لنگوا فرینکا بن گئی۔ جلسے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طلبہ وطالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر فیروز عالم، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو نے کی اور اظہار تشکر کا فریضہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ فارسی نے ادا کیا۔